

## 5287- کیا بیوی کے ساتھ سونا سوتے وقت وضوء کے متعارض ہے

سوال

سونے سے قبل وضوء کرنا سنت ہے، خاوند اور بیوی جو کہ ایک ہی بستر پر سوئں ان کے بارہ میں میرے خیال میں یہ سنت نہیں ہے، اس بارہ میں میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ہذا نئے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

بلکہ ایسا کرنا سنت ہے جس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں :

علیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا :

(جب تم اپنے بستر پر آیا پھر تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تیس 33 بار اللہ اکبر، تیس 33 بار سبحان اللہ، تیس 33 بار الحمد للہ کو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2945) صحیح مسلم حدیث نمبر (2727)۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ :

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے، میں نے اٹھنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے دونوں ہی اپنی جگہ پر رہو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان پیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3502)۔

تو اس حدیث کا منطق صریح ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خاوند اور بیوی کا ایک ہی بستر میں سونا سنت ہے، ہو سکتا ہے کہ سائل کے ذہن میں جواہر کا پیدا ہوا ہے وہ اس طرح ہو کہ جب مرد وضوء کرتا ہے تو اس کے بعد وہ اور اس کی بیوی ایک ہی بستر میں سوئں تو ان کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لختا ضروری ہے جس سے وضوء ختم ہو جائے گا، تو پھر اس وقت وضوء کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

توب عورت کو پھونے سے وضوء ٹوٹتا ہے کہ نہیں اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہیے؟

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور اس میں کئی ایک اقوال ہیں، اور اس میں سبب اختلاف آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ سطھے تو پاک مٹی سے تمہم کرلو﴾ النساء (43)۔

اہل علم میں سے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ یہاں پر ملامسہ سے مراد ہاتھ سے خاص ہے، اور ایک گروہ کہتا ہے کہ ملامسہ سے مراد ہم بستری اور جماع ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿پھر تم انہیں چھوٹے سے قبل ہی طلاق دے دو۔﴾

اور ایک گمپ پر اس طرح فرمایا:

﴿اگر تم انہیں چھوٹے سے قبل ہی طلاق دے دو۔﴾

اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ عورت کو طلاق دی جائے تو اسے پورا مہر چھوٹے سے واجب نہیں ہو گا بلکہ اس کے ساتھ جماع اور دخول کرنے سے مکمل مہر واجب ہو گا۔

علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، ابی بن عباس، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مجاد، طاووس، حسن، عبید بن عمر، سعید بن جبیر، امام شعبی، مقاتل بن حیان، اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ سب سے یہی قول مروی ہے۔

دیکھیں: نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام تالیف نواب صدیق حسن خان (1/314-316)۔

دلیل کے اعتبار سے بھی راجح آخری قول ہی ہے، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھتے لیتے تھے۔ دیکھیں نصب الرأیت (1/72) نیل المرام تالیف نواب صدیق حسن خان (حاشیہ 318-322)۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو جاتی تھی اور میری ٹانگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ میں ہوتی تھیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرنا ہوتا تو مجھے ہاتھ لگاتے تو میں اپنی ٹانگیں اٹھی کر لیتی، اور جب وہ قیام میں کھڑے ہو جاتے تو میں پھر لمبی کر لیتی۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت گروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔ صحیح بخاری (588/1) حدیث نمبر (513)۔

تو یہ دونوں حدیثیں اس پر نص ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے تھے اور اس کی وجہ سے وضو کی تجدید نہیں کرتے تھے، اور پھر انہوں نے دوران نماز بھی چھوپا تو اس طرح سنت نبویہ جو کہ کتاب اللہ کی شرح اور بیان و تفسیر ہے اس پر دلالت کرتی ہے کہ صرف عورت کو چھوٹیں سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر چھوٹے سے مذی یا ممنی کا اخراج ہو جائے تو پھر وضو ٹوٹ جائے گا۔

جب سائل نے اس مسئلہ میں راجح چیز کو جان لیا ہے تو پھر ان شاء اللہ اشکال بھی جاتا رہا اور وہ حیرانی کے چھروں میں سے بھی نکل جائے گا، اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

واللہ اعلم۔